اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

قادیان دارالامان

خطبہ نمبر ۳۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۸ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ[1]

تحریک جدید کے چھٹے سال کی مالی قربانی کا اعلان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گو آج میری طبیعت اچھی نہیں ہے لیکن چونکہ میں اس بات کا ارادہ کر چکا تھا کہ تحریک جدید کے چھٹے سال کے متعلق اعلان کروں گا اس لئے باوجود طبیعت کی خرابی کے اور باوجود اس کے کہ شائد میں زیادہ کھڑا نہیں ہو سکوں گا۔ اور بول نہیں سکوں گا۔ میں نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ آج اس کا اعلان کر دوں:۔

تحریک جدید پر پانچ سال کی مدت اب ختم ہو رہی ہے۔ اور قریباً قریباً انہی ایام میں مَیں نئے سال کی تحریک کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت تک

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت

کو میں اس حد تک واضح کر چکا ہوں۔ کہ اب کسی لمبی تحریک کی ضرورت باقی نہیں۔ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خدا تعالےٰ نے دین کی محبت پیدا کی ہے۔ اور جو اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکت کی تڑپ ہے۔ انہیں اب کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں۔ ان پر یہ امر اچھی طرح کھل چکا ہے کہ اس میں کیا فوائد مخفی ہیں۔ اور اس کے ذریعہ کس طرح کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک ایسا

مستقل فنڈ

قائم کر دیا جائے۔ جو ہماری تبلیغی ضرورتوں کو ہمیشہ کے لئے تو نہیں۔ مگر موجودہ ضرورتوں کو ایک عرصہ تک پورا کرتا رہے۔ یہ فنڈ اتنا قلیل ہوگا۔ کہ آئندہ کی ضرورتوں کے عشر عشیر کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتا۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ وہ ایک غلط عقیدہ کی اشاعت کے لئے کئی کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن اس تحریک کے ماتحت اگر کوئی فنڈ قائم بھی کیا جا سکے۔ تو وہ اتنا محدود ہوگا۔ کہ ہماری آئندہ کوششوں اور ضرورتوں پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ آج ہماری جماعت چند لاکھ ہے اور اس کی کوششیں بھی چند لاکھ روپیہ تک محدود ہیں۔ مگر جب اس کی تعداد کروڑوں کی ہوگی۔ تو روپیہ بھی کروڑوں کی تعداد میں خرچ کرنا پڑے گا۔ اور پھر جب یہ اربوں کی تعداد میں ہو جائے گی۔ تو اسی نسبت سے ضروریات کے لئے روپیہ بھی اربوں خرچ ہوگا۔

ہماری جماعت کے قیام کی اصل غرض

یہ ہے۔ کہ پہلے مسلمانوں کی تربیت کریں اور جو مسلمان نہیں کہلاتے۔ ان میں اشاعت اسلام کریں اور اس کی راہ میں جو روکیں ہیں۔ انہیں دُور کریں۔ اور نئے سرے سے اسلام کی ترقی کے سامان کریں۔

[1] ۔ یہ خطبۂ جمعہ وہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے چھٹے سال کی مالی قربانی کی تحریک فرمانے ہوئے ۲۴ نومبر کو پڑھا۔ اس سے پہلا خطبہ جمعہ جو حضور نے ۱۷ نومبر کو ارشاد فرمایا۔ ابھی شائع نہیں ہوا۔ وہ انشاء اللہ اس کے بعد شائع کیا جائے گا:۔ (ایڈیٹر)

صنعتی تعلیم کیلئے حکومت پنجاب کے وظائف

حکومت پنجاب کے محکمہ صنعت وحرفت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پچاس پچاس روپیہ ماہوار کے چار سلور جوبلی وظائف موزوں اشخاص کو دیئے جائیں۔ ان وظیفوں کی میعاد دو سال ہوگی اور یہ مندرجہ ذیل صنعتوں میں سے کسی صنعت کے لئے ہندوستان میں اعلیٰ صنعتی اور ٹیکنیکل تعلیم کے متعلق دیئے جائیں گے۔

اون کاتنا اور بننا۔ بھاری کیمیائی اشیا۔ لوہے کے کارخانوں میں اعلیٰ تربیت۔ زرعی آلات تیار کرنا۔ ریشم اٹیرنا اور بننا۔ چمڑہ کمانا۔

ظروف سازی۔ خوشبویات تیار کرنا (اس میں ہاتھ منہ دھونے کے صابون شامل ہیں) ایپلائڈ الیکٹرو ٹیکنولوجی۔ یا الیکٹرو ٹکنیکس۔ پیتل اور لوہے کی فلنگ مشینیں۔ چٹخنیاں اور رنٹ تیار کرنا۔ کان کنی۔

یہ وظائف منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تربیت کے لئے یا منظور شدہ کارخانوں اور ورکشاپوں میں بطور شاگردوں کے داخلہ کے لئے قابل استفادہ ہیں۔ صرف ان امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔ جو اپنی ٹریننگ کے لئے قطعی طور پر خود آپ انتظام کر سکتے ہیں یا انتظام کر چکے ہیں اور ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو متعلقہ تجارت یا صنعت کے متعلق علمی یا عملی تربیت حاصل کر چکے ہوں اور اعلےٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

درخواستیں جن میں امیدواروں کے نام۔ مذہب اور ذات۔ مستقل رہائش تعلیمی اور ٹیکنیکل قابلیتیں۔ اس ادارہ کا نام جہاں ٹریننگ حاصل کی گئی ہو۔ اس صنعت کا نام جس کے لئے وظیفہ مطلوب ہے۔ اس ادارہ یا کارخانہ کا نام جو ٹریننگ کے لئے منتخب کیا گیا ہو۔ آیا وہ زراعت پیشہ ہیں یا غیر زراعت پیشہ اور کیا متعلقہ ادارہ یا کارخانہ میں داخلہ کے متعلق انتظامات کئے جا چکے ہیں۔ ان سب امور کے متعلق تفاصیل درج ہوں۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک صاحب ڈائرکٹر صنعت وحرفت پنجاب لاہور کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز نے منسوخ کردی ہیں

(۱) چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بھنو پور ہوشیارپور بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد زائد از چھ ماہ
(۲) فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ شیخ فضل کریم صاحب مرحوم قادیان " "
(۳) مولوی غلام احمد صاحب اختر اوچ شریف " "
(۴) مولوی قاسم علی خان صاحب رامپوری " "
(۵) میاں عبد الغنی خان صاحب سنوری " "
(۶) میاں شاہ دین صاحب درزی " "
(۷) " محمد خان صاحب چنگا بنگیال " "
(۸) " عبد اللہ صاحب عرف عبدل کشمیری قادیان " "
(۹) شیخ قطب الدین صاحب کالکا " "
(۱۰) حکیم جان محمد صاحب امرتسری حال لاہور " "
(۱۱) بابو سلامت علی صاحب " "
(۱۲) بابو فیروز الدین صاحب بنگہ وان والا ضلع ملتان " "
(۱۳) منشی محمد اکرم صاحب پٹواری چھاؤنی لاہور " "
(۱۴) ڈاکٹر فضل دین صاحب کماریاں حال زنجبار " "
(۱۵) ماسٹر علی محمد صاحب مسلم جوبلی " "
(۱۶) میاں غلام نبی صاحب مسگر امرتسر " "
(۱۷) محمد عالم صاحب فتح پور ضلع گجرات " " ۴۴

۴۲
(۱۸) میاں عبد القادر صاحب داتوی بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد زائد از چھ ماہ
(۱۹) میاں شیخ محمد صاحب راول فیض اللہ چک۔ بر ناظر صاحب امور عامہ کی رپورٹ پر
(۲۰) حکیم عبد العزیز صاحب امرتسر بوجہ ارتداد

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بسہولت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ زود اثر مقبول عام ہے۔ جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ وہاں ہومیوپیتھک کامیاب ہوتا ہے۔ تجربہ کریں۔ شافی خدا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ روپوں کا کام پیسوں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں انہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار بے ضرر بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ دگندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کر کے تندرست کرتا ہے خونی وبادی بواسیر دمہ۔ کنٹھ مالا۔ ناسور فیل پا۔ سوکھا۔ جریان کے لئے خاص مجرب ادویات موجود ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے توجہ کریں۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

احمدیت کی پہلی کتاب با تصویر

مقبولیت کی حد ہوگئی

صرف ۲۰۰ (دوسو) کتاب باقی رہ گئی۔ احباب جلدی کریں۔ اور اشتہار دیکھتے ہی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ننھے احمدیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر

یا

مولوی عبد اللہ اختر جتوئی ایجنٹ اخبارات۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ نومبر۔ جرمنی کے تجارتی مال کی ضبطی کے احکام پر آج ملک معظم نے دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ احکام کل شائع کر دیئے جائیں گے۔ اور آئندہ جو مال جرمن سے غیر ممالک کو بھیجا جائے گا۔ وہ ضبط کر لیا جائے گا۔

کل وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ایک نیا یورپ بنانا چاہتے ہیں۔ جس میں کسی کو جارحانہ اقدام کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ امریکن اخبارات نے اس پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ یہ تقریر غیر معمولی طور پر تیز تھی۔ جیسا کہ جرمن لیڈر عام طور پر کیا کرتے ہیں۔

حضور نظام والیئے دکن نے رائل ایئر فورس میں ایک نظام سکوآڈرن قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ حکومت برطانیہ کو دیئے تھے۔ چنانچہ سکوآڈرن قائم ہو گیا ہے۔ جس میں آسٹریلیا اور کینیڈا کے ہوا باز بھی ہوں گے۔

آج برطانوی جہازوں نے دو جرمن تجارتی جہاز پکڑ لئے۔ ان میں سے ایک برطانوی بندرگاہ کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ کہ ایک جرمن آبدوز نے اسے آگ لگا دی۔

آج بحیرہ اوقیانوس میں ۵ سو ٹن کا ایک برطانوی جہاز ڈوب گیا۔ ہالینڈ کا بھی ایک جہاز ڈوب گیا۔ جس کے کئی مسافر لاپتہ ہیں۔

روس اور فن لینڈ کی سرحد پر اضطراب انگیز حالات رونما ہو رہے ہیں۔ روس نے فن لینڈ پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس کی توپوں نے روسی فوج پر فائر کئے جن سے چار روسی ہلاک ہو گئے۔ فن لینڈ کے وزیر خارجہ کا بیان ہے کہ اس کی حکومت کو اس واقعہ کی کوئی خبر نہیں۔ سوویٹ وزراء کے اجلاس میں حکومت فن لینڈ کے خلاف متعدد قراردادیں منظور کی گئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس فن لینڈ کے خلاف اقدام کے بہانے تلاش کر رہا ہے۔

ہیگ ۲۷ نومبر۔ زمانہ جنگ میں نقصانات کے پیش نظر حکومت ہالینڈ یہ تجویز کر رہی ہے۔ کہ بیش بہا اشیاء مادہ خزانے ریت کے تہ خانوں میں چھپا

دیئے جائیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ آج ایک جہاز اور چار کشتیاں رودبار انگلستان میں غرق ہو گئیں۔

امرتسر ۲۷ نومبر۔ احراری لیڈر چوہدری افضل حق صاحب کو ڈیفنس انڈیا ایکٹ کے ماتحت تین مقدمات میں چھ چھ ماہ قید کی سزا ہوئی ہے سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی۔ آپ کو بی کلاس دی گئی۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ مغربی محاذ پر جنگ پر کل اور آج کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔

شنگھائی ۲۷ نومبر۔ حکومت چین نے اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ جاپانی افواج نے ناننگ پر قبضہ کر لیا ہے دوسری طرف جاپانیوں نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ ایک نامعلوم شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ تا مسٹر این۔ رائے کو پنجاب میں داخلہ کی ممانعت پر بحث کی جا سکے۔ مگر تحریک ۲۸ کے مقابلہ میں ۶۲ ووٹوں کی کثرت سے گر گئی آج کے اجلاس میں لاہور کارپوریشن پر بھی بحث ہوتی رہی۔ جو کل بھی جاری رہے گی۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) ترکی کی وزارت جنگ نے ان تمام رستوں اور مقامات پر جہاں سے افواج گزرتی یا قیام کرتی ہیں۔ قحبہ خانے بند کر دیئے ہیں۔ اور تمام فاحشہ عورتوں کو نکال دیا ہے۔ آئندہ جو لوگ ایسی عورتوں کو مکانات کرایہ پر دیں گے۔ ان کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ آج اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے ساتھ بی کلاس قیدی کا سلوک

ہو رہا ہے۔ رمضان میں انہیں سحری اور افطاری کی پوری سہولتیں بہم پہنچائی گئی تھیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ وائسرائے مع لیڈی لنلتھگو اپنے سرمائی دورہ کے سلسلہ میں آج بذریعہ سپیشل ٹرین بہاولپور پہنچ گئے۔ آپ نے صبح بطخوں اور شام تیتروں کا شکار کیا۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں ۱۱ برطانوی ۴ غیر جانبدار اور ۲ فرانسیسی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ برطانیہ کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کی مقناطیسی سرنگوں پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے حکومت نے ۲ ہزار آدمیوں اور ۲ سو کشتیوں کی اپیل کی تھی۔ اور زیادہ نے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ اب جرمنی کی یہ مہم ناکام کر دی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۷ نومبر۔ جاپانی جہاز کی غرقابی کے سلسلہ میں حکومت جاپان نے برطانیہ اور جرمنی دونوں سے جواب طلبی کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد وہ کوئی مؤثر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کلکتہ ۲۷ نومبر آج بنگال اسمبلی میں ہوم منسٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اس صوبہ میں اس وقت ۲½ ہزار سے زیادہ کتابوں پر پابندی ہے

لنڈن ۲۷ نومبر۔ حکومت برطانیہ اغلباً اپوزیشن کی اس تجویز کو منظور کر لے گی۔ کہ آئندہ چند ہفتوں کے اندر اندر پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس طلب کیا جائے۔ اس اجلاس میں فوج کو سامان مہیا کرنے کے سوال پر بحث ہوگی۔

دہلی ۲۷ نومبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ریفارمز آفس کو یکم مارچ ۱۹۴۰ء سے توڑ دیا جائے۔ یہ دفتر ۱۵ مئی ۱۹۳۰ء کو سائمن کمیشن کی رپورٹ کے بعد کھولا گیا تھا۔ موجودہ ریفارمز کمشنر کو گورنر جنرل کا آئینی مشیر مقرر کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ آج پریوی کونسل کے اجلاس کے بعد ملک معظم نے بکنگھم پیلس میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو شرف باریابی بخشا۔

پیرس ۲۷ نومبر۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ بیلجیم اور ہالینڈ کی سرحد پر جرمن فوجیں پھر جمع ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ جرمن ریڈیو سے مسٹر چیمبرلین کی کل کی تقریر پر اظہار مایوسی کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس خیالی یورپ کی تعمیر کا خواب آج سے اکیس سال قبل امریکہ کے صدر مسٹر ولسن نے بھی دیکھا تھا۔ جو پورا نہ ہوا۔

ڈنزگ کے نازی افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کے جرمن حصہ میں جو یہودی آبادی ہیں۔ انہیں وہاں سے نقل مکانی کرنی پڑے گی۔

روم ۲۷ نومبر۔ لیبیا کے اطالوی گورنر نے کل مقامی سرداروں کے ایک مجمع میں اعلان کیا۔ کہ ۱۹۴۲ء میں کوئی اطالوی باشندہ ٹریپولی میں آباد نہیں کیا جائے گا۔ مسولینی مسلمانوں سے اس قدر خوش ہے کہ انہی کے مزید گاؤں بسانا چاہئے۔

پیرس ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے اپنے فوجی مشیروں کے سامنے کہا ہے کہ وہ تمام دنیا کو تباہی کے غار میں دھکیلنے کے لئے تیار ہے۔ مگر اتحادیوں کے سامنے جھکنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں ہالینڈ پر حملہ کی تجویز پختہ ہو گئی ہے

لائل پور گندم عہ/۱۹۔۵ ۳ روپے ۱۵ آنے۔ نخود ۔/۱۵/۳ گھی خالص ۔/۱۲/۴۵ گندم وڈہ ۔/۱۴/۳ گڑ ۔/۱۰/۵ سے ۔/۔/۶ شکر ۔/۱۴/۶ سے ۔/۔/۷ ماش ۔/۰/۱۵ کپاس دیسی ۔/۱۲/۷ توریہ ۔/۱۱/۵ گوجرہ میں بنولہ ۔/۸/۱۱ گھی ۔/۸/۱۴ مرچ سرخ ۔/۱۴/۷ سونا بمبئی ۱۴ روپے ۱۲ آنے چاندی ۶۱ روپے ۱۴ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نئی سروس
ٹیلیفون نمبر ۲۸۱۷

اہالیانِ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پارسل جو لاہور سٹیشن تک پہنچتے ہیں۔ ان کی جائے رہائش پر وہ تقسیم ہوں۔ تو انہیں ٹیلیفون ۲۸۱۷ کو بلانا چاہئے اور متوقع پارسل کی تفصیلات دینی چاہئیں۔ ان کی درخواست درج رجسٹر کر لی جائے گی۔ اور پارسل جلد سے جلد ڈیلیوری سکیم کے ذریعہ ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس سروس کے لئے زائد اجرت دو آنے فی پارسل ہے۔ اور یہ حقیر سی رقم اس تمام تکلیف اور خرچ سے جو ریلوے پارسلز آفس سے لینے میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بچاتی ہے۔

چیف کمرشل منیجر این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور

M. URdu. 108

دو فرانسیسی ماہرین کیمیا کی یاد

دنیا کے تمام ممالک میں لوگوں نے مشاہیر عالم سے اظہار عقیدت کے مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ بڑے لوگوں کے کارناموں کی قدر و منزلت کی بھی صورتیں جوں جوں ان کے حلقہ شہرت سے ہٹتے جائیے بدلتی جاتی ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہم جرنیلوں بادشاہوں فاتحین والیان ریاست موجدین اور سائنسدانوں کی یاد میں مجسمے ثبت دیکھتے ہیں۔

دنیا میں جتنے مزارات ہیں اتنے ہی مجسمے بھی نظر آئیں گے۔ چنانچہ وہ شاندار مزار جو فرانسیسیوں نے پیرس میں نپولین کی یاد میں تیار کیا ہے۔ اس سلسلہ کی بہترین مثال ہے مگر اس مزار سے قریب ہی سیاحوں کی نظر ایک اور مینار پر پڑتی ہے۔ یہ مینار دو ایسے اشخاص کی یاد میں تعمیر کیا گیا ہے جنہوں نے اگرچہ نپولین کی بہ نسبت کم ہنگامے برپا کئے۔ مگر جو اپنے کارہائے نمایاں میں نپولین سے کہیں زیادہ فائق ہیں۔

یہ مجسمہ جو بولیوار ڈسنٹ میکیل میں واقع ہے۔ دو ماہرین کیمیا پلیٹراو کونیٹو کی یاد تازہ کرتا ہے۔ ان دونوں حضرات نے ۱۸۲۰ء میں ایک ایسی چیز کا انکشاف کیا ہے جس کی بدولت ابھی ہزاروں جانیں بچ چکی ہیں۔ اور آئندہ بھی اس سے جانیں بچتی رہیں گی۔

۱۸۲۰ء سے پہلے کسی کو نہیں معلوم تھا۔ کہ کونین کیا چیز ہے۔ اور اس کی تو کیا خبر ہوتی کہ ملیریا جیسے سخت ترین اور موذی مرض کے دفعیہ کے لئے یہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عالم انسانیت انہی دو فرانسیسیوں کی مرہون منت ہے کہ انہوں نے ملیریا کے استعمال کیلئے کونین "جیسی قدرتی دوا ایجاد کی۔ کونین وہ دوا ہے جس کی اہمیت روز بروز مسلم ہوتی جارہی ہے

چونکہ مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن نے اپنی تحقیقات شائع کر دی ہے۔ جس کی رو سے ۱۵ گرین کونین کی سائنٹیفک خوراک روزانہ نہایت کامیابی کے ساتھ ملیریا کی روک تھام کے لئے تمام علاقوں میں استعمال کی جارہی ہے۔ اس لئے اس مفید ترین پیداوار کونین کی قدر و منزلت روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ اور یقیناً کونین کی یہ قیمت ایک مجسمہ کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے۔

ملیریا کے علاج کے لئے کمیشن نے ۱۵ سے ۲۰ گرین تک کونین پانچ سے سات دن تک روزانہ استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔

دی مغل لائن لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۷۷ء)

گذشتہ ساٹھ سال سے حجاج کی خدمت کرنے والی سب سے پہلی اور بڑی لائن

عازمان حج کو خوشخبری

حکومت ہند نے حاجیوں کے لئے سفر کا انتظام کر دیا ہے۔ لہذا آپ اپنی سب سے بڑی اور مقدس آرزو یعنی فریضہ حج کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال حج اکبر ہوگا۔ مغل لائن زائرین کے لئے ہر سہولت بہم پہنچا رہی ہے

تاریخ روانگی

بمبئی سے براستہ کراچی جدہ تک

جہاز ایس۔ ایس اسلامی ۵۸۷۹ ٹن بمبئی سے ۴ دسمبر ۳۹ء کو روانہ ہوگا۔ اور کراچی سے ۷ دسمبر ۳۹ء کو روانہ ہوگا۔

یہ تاریخیں اندازاً ہیں۔ اور بغیر نوٹس ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حج کے موسم کے اختتام تک جہاز روانہ ہونگے۔

	شرح کرایہ بمبئی سے جدہ	شرح کرایہ کراچی سے جدہ
درجہ اول	۶۲۱/۰ روپے	۵۹۷/۰
درجہ دوم	۲۴۶/۰ روپے	۲۲۲/۰
درجہ سوم	۱۷۳/۰ روپے	۱۶۷/۰

(اس میں قرنطینہ اور حفظان صحت کی فیس بھی شامل ہے)

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(۱) میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کو لمیٹڈ بمبئی (۲) میسرز گراہم ٹریڈنگ کو (انڈیا) لمیٹڈ کراچی
(۳) میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کو لمیٹڈ کراچی

ہمارے گرم کوٹ و کمبل کے بیوپاری صاحبان نوٹ کرلیں

(۱) یہ کہ ہماری فرم نے اس سال وہ سب سہولتیں جو وقتاً فوقتاً آپ کیلئے تھے جاری کر دی ہیں۔ تفصیل نرخنامہ میں درج ہے۔ (۲) صرف ہماری فرم کو ہی اس بات کا فخر حاصل ہے۔ کہ ہندوستان بھر کے تمام شہروں۔ قصبوں اور گاؤں میں جہاں بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ مال ہمارا کھپت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہمارے مستقل خریداروں یا جن دوکانداروں نے ہمارے ساتھ لین دین کیا ہے سے دریافت کیجئے (۳) ہر قسم کے اوور کوٹ رہاٹ کوٹ۔ واسکٹ جرسی بوٹ۔ لیڈی کوٹ و کمبل وغیرہ کا نرخنامہ ۴۰-۱۹۳۹ء آج ہی منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ ہمارے نرخ کا بھوکے اشتہار بازوں اور نام نہاد فرموں سے ہرگز مقابلہ نہ کریں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے۔ اپنی کوششوں کو اس حد تک اور اس وقت تک جاری رکھیں۔ کہ دنیا میں احمدیت ہی احمدیت نظر آئے۔ اور باقی لوگ ادنےٰ اقوام کی طرح قلیل تعداد میں رہ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے۔ کہ احمدیت بڑھتے بڑھتے تین سو سال میں ایسے مقام پر پہونچ جائے گی۔ کہ دنیا میں اسے ہی غلبہ حاصل ہوگا۔ اور جو لوگ اس سے باہر رہیں گے۔ وہ ایسی ہی قلیل تعداد اور کمزور حالت میں رہ جائیں گے جس حالت میں کہ آج ہندوستان میں ادنےٰ کہلانے والی اقوام ہیں۔ مگر یہ چیز ہمیں جادو سے حاصل نہیں ہو جائیگی یہ نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتر کر مداری کی طرح کوئی ڈنڈا ہلائیں گے۔ اور دنیا میں احمدیت کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اسی طرح ہوگا۔ جس طرح کہ ہمیشہ سے قاعدہ چلا آتا ہے۔ اس جماعت کو ترقی اسی طرح ہوگی جس طرح کہ الٰہی سلسلوں کو ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری جدوجہد اور قربانیوں سے ہوگی۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ یہ چونکہ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر ہے۔ اس لئے ضرور ہو کر رہے گی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ جماعت میں کمزوریاں ہیں اس کی رفتار ترقی بہت سست ہے۔ یہ کس طرح ساری دنیا میں پھیل سکے گی۔ یہ لوگ دنیا میں اس قدر انقلاب کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ نہیں۔ کہ ہماری حالت کیسی ہے۔ اور طاقت کتنی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسا کرنیکا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اس لئے وہ خود ایسے لوگ پیدا کر دے گا۔ جو دنیا کا تختہ الٹ کر رکھ دیں گے۔ پس سوال ہماری موجودہ کوششوں کا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ اس بیج کو بڑھا کر خدا تعالیٰ نے ایسا باغ بنانے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ جس کے سایہ میں ساری دنیا آرام کرے گی جب کوئی چیز ترقی کرنی شروع کرتی ہے۔ تو ابتدا میں وہ تھوڑی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ چاہے تو آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں پہلے لوکاٹ کا درخت نہیں ہوتا تھا پہلے پہل کوئی یورپین جاپان یا کسی اور ملک سے اسے یہاں لایا۔ اور آج سارے ملک میں یہ پایا جاتا ہے۔ آج سے پچاس ساٹھ سال قبل مالٹا یہاں نہیں ہوتا تھا۔ کوئی شخص باہر سے لایا اور آج سارے ہندوستان میں یہ پایا جاتا ہے۔ اور اب تو زمیندار بھی جانتے ہیں۔ کہ مالٹا کیا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں کئی اجناس ایسی ہیں۔ جو حال کی تیار کردہ ہیں۔ گیہوں کی ہی کئی قسمیں ہیں۔ جنہیں آج سے چند سال پیشتر کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ لیکن آج سب زمیندار ان کو جانتے ہیں۔ تو جو چیز بھی بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ وہ

ابتدا میں تھوڑی

ہوتی ہے۔ ایک بیج بھی بڑھتے بڑھتے وسیع کھیت پیدا کر دیتا ہے۔ اور پھر اس سے ملکوں کے ملکوں میں کاشت شروع ہو جاتی ہے۔ ایک قصہ مشہور ہے جو معلوم نہیں سچا ہے یا جھوٹا۔ کہتے ہیں فرانس کا کوئی شخص استنبول میں شاہی باغات میں نوکر تھا۔ ترکی میں پھول بہت اعلےٰ اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ بادشاہ کے باغ میں

ایک نہایت اعلےٰ درجہ کے پھولوں کا پودا

تھا۔ اس نے وہاں سے ایک بیج چرایا۔ اور فرانس میں لے گیا۔ اور اسے کاشت کیا۔ جب پھول لگنے شروع ہوئے۔ تو وہاں کے امراء نے کوشش کی۔ کہ انہیں اس کے بیج مہیا ہو سکیں۔ اور انہوں نے ایک ایک بیج کے لئے ایک ایک پونڈ کی پیشکش کی۔ مگر وہ اس قیمت پر بھی دینے پر رضامند نہ ہوا۔ آخر ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو اس سے بیج لینے کی کوشش کرے۔ اس نے اسے بیس ہزار پاؤنڈ کی رقم دینے کی تجویز کی۔ مگر وہ پھر بھی بیج دینے پر رضامند نہ ہوا۔ آخر ایک دن ایک چالاک آدمی اسے ملنے گیا۔ جس نے فرغل یعنی بڑوار کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ گیا۔ اور اس پودے کے پاس کھڑا ہو کر اس سے سودے کی بات چیت کرنے لگا۔ بات کرتے ہوئے اس نے دو تین بار پہلو بدلے۔ اور فرغل کو ایسے طور پر حرکت دی۔ کہ وہ اس پودے پر لگتا رہا۔ واپس آکر اس نے اسے جھاڑا۔ تو دو تین بیج جو اس میں چمٹے ہوئے تھے گر پڑے جو اس نے بوئے۔ اور ان سے پودے تیار ہو گئے۔ اور اس طرح اس کا بیج عام ہو گیا۔ تو ایک بیج بھی سارے ملک میں پھیل سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی کو بڑھانے لگتا ہے۔ تو یہ نہیں دیکھتا کہ بیج کتنا تھوڑا اور چھوٹا ہے۔ آج ہماری جماعت بہت تھوڑی اور کمزور ہے۔ حتیٰ کہ جماعت کے بعض کمزور لوگ بھی حیران ہیں کہ یہ کس طرح ساری دنیا کو فتح کرے گی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کونسی چیز ایسی ہے۔ جو ابتداء میں بڑی کوشش سے شروع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے کیا سارے انسان ایک ہی دن میں پیدا کر دیئے تھے۔ نہیں بلکہ پہلے اس نے آدم کو پیدا کیا۔ اس وقت جب خدا تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ اگر کوئی اور مخلوق ہوتی اور خدا تعالیٰ فرماتا۔ کہ اس نے آدم کو اس لئے پیدا کیا۔ کہ دنیا کو انسانوں سے بھر دیا جائے۔ تو وہ مخلوق ہنستی اور کہتی کہ یہ کیا پاگلانہ خیال ہے۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ دنیا میں آبادی اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ ماہرین اقتصادیات اب اس امر پر بحثیں کرتے ہیں۔ کہ

لوگ کھائیں گے کہاں سے

آدم کی پیدائش کے وقت یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ نسل انسانی اس قدر پھیل جائے گی۔ مگر اب یہ حال ہے۔ کہ ۲۰ - ۲۵ سال کی بات ہے۔ کہ ماہرین اقتصادیات کی طرف سے ایک شور بپا تھا۔ کہ زمین بہت کم ہے۔ اور کھانے والے زیادہ ہیں اب کیا انتظام ہوگا۔ انہوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو بڑھانے کا انتظام کیا ہے۔ اسی طرح وہ خوراک کو بڑھانے کا انتظام بھی کر دیگا۔ اور ہر جاندار کا رزق اس کے ذمہ ہے۔ کوئی دابہ ایسا نہیں جس کا رزق خدا تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔ انہوں نے روزی مہیا کرنے کا کام اپنا سمجھ لیا۔ گویا خدائی اب خدا تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دی ہے آخر ہر ملک میں زراعت کی جدوجہد شروع ہوئی۔ اور ۱۹۲۹ء میں اسقدر غلہ دنیا میں پیدا ہوا۔ اور اس قدر ارزاں ہو گیا۔ کہ پھر لوگ اس امر کو سوچنے لگے۔ کہ زمیندار گزارہ کس طرح کریں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو صبح کے وقت دردِ امعاء کی شکائت زیادہ ہو گئی مگر شام کے قریب اس میں خدا کے فضل سے کمی ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے ٭

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لنڈن سے اردو میں تقریر

قادیان ۲۸ نومبر۔ آج رات کے سوا نو بجے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لنڈن سے اردو میں تقریر ریڈیو پر سنی گئی۔ یہ تقریر ۲۹ نومبر کو صبح آٹھ بجکر بیس منٹ پر اور پھر شام کو سات بجکر ۴۵ منٹ پر ریڈیو سٹیشن دہلی نمبر ۱ سے براڈ کاسٹ کی جائے گی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ جنگ میں گندم کا نرخ آٹھ روپیہ من تک بڑھ گیا تھا۔ مگر ۱۹۳۹ء میں عہ اور عہ من تک گر گیا۔ اور کپاس کا نرخ جہاں ۲۷ روپے من تک تھا۔ چار۔ پانچ روپیہ رہ گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالٰے نے ان کو جھوٹا کر دیا اور ان کو بتا دیا۔ کہ ہم غلہ کو اتنا بڑھا سکتے ہیں۔ کہ لوگ حیران رہ جائیں۔ کہ اب اسے بیچینگے کہاں۔ چنانچہ اس کے بعد کئی کمیٹیاں بیٹھیں۔ کہ اس امر پر غور کریں۔ کہ کاشت محدود کر دی جائے۔ چنانچہ ربڑ کی کاشت کے لئے مختلف ممالک نے رقبے معین کر دیئے۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس سے زیادہ کاشت نہ کی جائے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ کہا جاتا تھا۔ کہ ربڑ کی کاشت جتنی زیادہ کی جائے۔ بہتر ہے۔ اسی طرح کپاس کی کاشت کو محدود کرنے کا قانون پاس کیا گیا۔ اور امریکہ نے اس کی کاشت ۷۵ فیصدی کر دی۔ اور اسی طرح دوسرے ممالک نے بھی کمی کی۔ تو

کسی چیز کو بڑھانا یا گھٹانا

اللہ تعالٰے نے اپنے اختیار میں رکھا ہے اور اس کا قانون یہی ہے۔ کہ جب وُہ کسی چیز کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ تو اس کے بیج کو بڑھا دیتا ہے۔ جب وُہ ایک بیج ہوتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں اس سے سینکڑوں کیسے بنیں گے۔ اور جب سینکڑوں ہو جائیں۔ تو کہتے ہیں اس سے ہزاروں کیونکر ہونگے۔ پھر ہزاروں سے لاکھوں۔ لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے اربوں تک بڑھنے میں شک کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالٰے اسی طرح بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوٰے کیا تو دُنیا حیران تھی۔ اور کہتی تھی۔ کہ ایک سے دو کس طرح ہونگے۔ کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں ہوگا۔ جو ان عقائد کو مان جائے۔ لیکن جب چند لوگ آپ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ تو دُنیا نے کہا۔ کہ چالیس پچاس پاگل تو دُنیا میں ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ آخری حد ہے۔ اس سے زیادہ نہیں بڑھ سکتے۔ اور جب یہ تعداد سینکڑوں تک جا پہونچی تو کہا جانے لگا۔ کہ دُنیا میں پاگلوں کے علاوہ بعض احمق بھی ہوتے ہیں۔ جو شریک ہو گئے ہیں۔ مگر ساری دُنیا تو عقلمندی کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اب اُن کی تعداد نہیں بڑھ سکتی۔ اور جب جماعت ہزاروں تک پہونچ گئی۔ تو کہا گیا۔ کہ بعض اچھے بھلے سمجھدار لوگ بھی دھوکا کھا سکتے ہیں۔ مگر اب یہ لوگ لاکھوں تک نہیں پہونچ سکتے۔ اور اب حیران ہیں کہ یہ کروڑوں کس طرح ہوں گے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ جس طرح ایک سے دسیوں۔ دسیوں سے سینکڑوں۔ سینکڑوں سے ہزاروں۔ اور ہزاروں سے لاکھوں ہوئے۔ اسی طرح اب لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے اربوں ہو جائیں گے۔ اور خدا تعالٰے کا فضل نازل ہو کر ان کو اسی طرح بڑھاتا جائے گا اور کون ہے۔ جو خدا تعالٰے کے فضل کو روک سکے؟!

اسی طرح اس تحریک کی بنیاد بھی آج چند ہزار روپوں پر ہے۔ جو چندہ آتا ہے۔ اس میں سے اخراجات کو نکال کر جو روپیہ بچتا ہے۔ موجودہ اندازہ کے مطابق اس سے اسی قدر مستقل فنڈ قائم کیا جا سکتا ہے۔ کہ جس سے ساٹھ ستر ہزار روپیہ سالانہ کی آمد ہو سکے۔ اور یہ اس کے لئے کافی ہے۔ کہ اس وقت جو مشن ہمارے مدنظر ہیں۔ یعنی جن کے لئے اس وقت مجاہدین ٹریننگ لے رہے ہیں۔ انہیں قائم کیا جا سکے۔ یہ زیادہ سے زیادہ ۲۵۔۳۰ نئے مشن ہوں گے۔ اور اگر دیکھا جائے۔ تو یہ کچھ بھی نہیں۔ اس جدوجہد کے مقابلہ میں جو اس وقت عیسائی کر رہے ہیں۔ اس وقت

۶۵ ہزار عیسائی مبلّغ

دُنیا کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان کے مقابلہ میں ہمارے ۲۵۔۳۰ مبلغوں سے کیا بنے گا۔ مگر ہمیں امید ہے۔ کہ خدا تعالٰے ہمیں ضرور ترقی دے گا اور جس طرح خدا تعالٰے نے اتنا مستقل فنڈ قائم کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ جبکہ پہلے ایک روپیہ بھی اس فنڈ میں نہ تھا۔ تو اسے اس کو اور بڑھانے سے کون روک سکتا ہے۔ وُہ ضرور اُسے کسی وقت لاکھوں۔ کروڑوں۔ بلکہ اربوں تک ترقی دے گا۔ اور ایک وقت آئے گا۔ کہ

ہمارا تبلیغی فنڈ

دُنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے خزانوں سے بھی زیادہ ہوگا۔ جس طرح اللہ تعالٰے کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ احمدیت کو اتنی ترقی دے گا۔ کہ ساری دُنیا کی اقوام مل کر بھی اس کے مقابلہ میں ادنٰے اقوام کی حیثیت رکھیں گی۔ اسی طرح وہ اس کے فنڈوں کو دُنیا کی حکومتوں کے خزانوں سے زیادہ مضبوط بنا دے گا۔ اور وُہ اسے ضرور بڑھائے گا۔ مسیح محمدی کو مسیح ناصری سے ہر لحاظ سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ مسیح ناصری کی قوم نے اپنے انتہائی کمال کے وقت ۶۵ ہزار مبلغ پیدا کئے ہیں۔ مگر احمدیت انشاء اللہ تعالٰے اپنی ترقی کے زمانہ میں ۶۵ لاکھ پیش کرے گی۔ اور یہ ضروری بھی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ علماء ہوں۔ کیونکہ علماء کا کام صرف غیروں میں تبلیغ نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا کام تعلیم و تربیت بھی ہے۔ اور حقیقی تعلیم و تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ چند سو آدمیوں پر ایک عالم ضرور مقرر ہو۔ جب تک ہر ڈیڑھ دو سو آدمیوں پر ایک نہ ہو۔ صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی قوم بڑھتی ہے۔ اور افراد کی تربیت کا انتظام نہیں ہوتا۔ تو وُہ گرنے لگتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ فلاں جماعت میں فلاں وقت اخلاص زیادہ تھا۔ اب ویسا نہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ اس وقت جماعت کم تھی۔ یا کسی جگہ کوئی خاص آدمی تھا۔ وُہ چلا گیا۔ تو ان کی تربیت کا ویسا انتظام نہ رہا۔ پہلے

ایک مبلغ ایک علاقہ میں

جاتا تھا۔ وہاں چند آدمی ہوتے اور وُہ ان کی تربیت کے لئے زیادہ کوشش کر سکتا۔ مگر اب ہر علاقہ میں جماعتیں بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے تربیت میں نقص رہ جاتے ہیں۔ اور یوں بھی جس رنگ میں ہم نے مبلغ پیدا کرنے کی اب تک کوشش کی ہے اس سے تربیت صحیح رہ بھی نہیں سکتی تھی۔ صحیح رنگ وہی تھا۔ جو اب میں نے تحریک جدید میں اختیار کیا ہے یعنی ایسے مبلغ ہوں۔ جو

بغیر روپے اور معاوضہ کے

کام کریں۔ اور سلسلہ پر بوجھ نہ ہوں۔ یہ کوشش خدا تعالٰے کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ گو بوجہ اس کے کہ یہ ابھی بیج کی حالت میں ہے۔ اس کی اہمیت کا احساس نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پہلے دن کا چاند ہے۔ جو صرف تیز نظر والوں کو ہی نظر آ سکتا ہے اس وقت ہماری کوششیں بالکل معمولی ہیں۔ مگر پھر بھی اللہ تعالٰے کے فضل سے ہمیں شاندار کامیابی ہو رہی ہے۔ دوستوں نے اخبار "الفضل" میں ایک مصری اخبار

الفتح کے مضمون کا ترجمہ

پڑھا ہوگا۔ یہ مصر کا شدید ترین مخالف اخبار ہے۔ جو نہایت گندے الزامات ہم پر لگاتا رہتا تھا۔ اور جو لوگ ان مضامین سے واقف ہیں۔ وُہ تعجب کرتے ہوں گے۔ کہ اس نے یہ مضمون کس طرح لکھ دیا۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ سارے مسلمانوں کی مجموعی تعداد مل کر بھی اسلام کی خدمت کے لئے وُہ قربانی نہیں کر رہی۔ جو یہ مٹھی بھر جماعت کر رہی ہے۔ غور کرو۔ یہ کتنا بڑا سرٹیفکیٹ ہے۔ ایک شدید ترین مخالف تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ جماعت اسلام کی بے نظیر خدمت کر رہی ہے۔ وُہ یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک احمدی سَو دوسرے مسلمانوں کے برابر ہے۔ یا ہزار کے برابر ہے۔ بلکہ کہتا ہے۔ کہ ساری دُنیا کے مسلمان جن میں بادشاہ اور بڑے بڑے امراء بھی شامل ہیں۔ مل کر بھی اسلام کے لئے وُہ جدوجہد نہیں کر رہے۔ جو یہ جماعت کر رہی ہے۔ ہر جگہ اللہ تعالٰے کے فضل سے ہمارا رعب قائم ہو رہا ہے۔ عربی میں ضرب المثل ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

یعنی فضیلت وہی ہے جسکی دشمن گواہی دے۔ میں جب شام میں گیا۔ تو وہاں عبدالقادر المغربی جو بہت بڑے اور مشہور ادیب ہیں مجھ سے ملنے کے لئے آئے جس وقت وہ آئے ایک اور شخص مجھ سے بات چیت کر رہا تھا۔ وہ بیٹھے گفتگو سنتے رہے۔ اور پھر اسے کہنے لگے۔ کہ ان سے بحث مت کرو یہ ہمارے وطن میں آئے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کا اعزاز کریں۔ مذہبی باتیں ان سے نہیں کرنی چاہئیں۔ اور پھر ان باتوں کا فائدہ بھی کیا ہے۔ یہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں جو جاہل ملک ہے۔ جہاں کے لوگ نہ قرآن کریم سے واقف ہیں۔ اور نہ عربی سے۔ جو قرآن کریم کی زبان ہے۔ اور ان کی باتوں کا ہم لوگوں پر اثر بھی کیا ہو سکتا ہے۔ جن کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ بحث کر کے خواہ مخواہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئیے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ یاد رکھیں۔ میں واپس جا کر یہاں اپنا مبلغ بھیجوں گا۔ اور اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک کہ یہاں جماعت قائم نہ ہو۔ اور آپ اسے دیکھ نہ لیں۔ کہ اس ملک کے رہنے والے بھی ہماری باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے وہاں مبلغ بھیجا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی زندگی میں ہی وہاں جماعتیں قائم ہو گئیں۔ اب تو مجھے معلوم نہیں وہ زندہ ہیں یا مر گئے۔ لیکن جماعتیں وہاں ان کی زندگی میں ہی قائم ہو گئی تھیں اور اب شام فلسطین۔ مصر وغیرہ ممالک میں ایسے ایسے مخلص احمدی موجود ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے۔ ان میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو احمدیت کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ ایسے بھی ہیں جو زخمی کئے گئے۔ ایسے بھی ہیں جو ملک بدر کئے گئے۔ اور جن کی جائدادیں اور مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ مگر وہ پھر بھی استقلال اور ہمت کے ساتھ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو ہر جگہ ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بیج کو جو آج ہم بو رہے ہیں ضرور ترقی دے گا۔ ہمارا فرض صرف یہی ہے کہ بیج بونے کی پوری پوری کوشش کریں۔ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اب

ہماری جدوجہد کا چھٹا سال

شروع ہوتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اب ہم چندے کے زمانہ کے لحاظ سے چوٹی پر پہنچ کر نیچے اتر رہے ہوں گے اس سال مالی قربانی کے زمانہ کا ماضی بڑھ جائے گا۔ اور مستقبل گھٹ جائیگا۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویا کے مطابق جو بظاہر تو اسی پر چسپاں ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب ۵۵۰۰ احباب کے وعدے آئے ہیں۔ جن میں ۴½ ہزار ادا بھی کر چکے ہیں باقی کر رہے ہیں۔ اور ابھی ۳۰ نومبر تک میعاد بھی باقی ہے۔ بعض لوگ مزید مہلت لے لیتے ہیں۔ اور بعض نے لے بھی لی ہے۔ کہ ہم دسمبر یا جنوری یا فروری میں ادا کر دیں گے۔ اور اس طرح ممکن ہے پانچ ہزار پورے ہو جائیں۔ یا کچھ بڑھ جائیں۔ لیکن اگر پانچوں سالوں کو دیکھا جائے تو یہ تعداد اڑھائی ہزار کے قریب رہ جاتی ہے۔ کیونکہ بعض نے ایک سال کا ادا نہیں کیا۔ بعض نے دو سال کا۔ اور بعض نے تین سال کا۔ گو وہ ابھی وعدے کر رہے ہیں۔ کہ ضرور ادا کر دیں گے۔ لیکن اس جدوجہد میں شریک ہونے والوں کی جو فہرست تیار ہوگی۔ اس میں وہی لوگ شامل ہونگے جو دس سالہ میعاد کو پُورا کریں گے۔ بعض لوگوں نے بے شک معافی لے لی ہے۔ اور ان پر وعدہ خلافی کا جرم عائد نہیں ہوتا۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ ان میں سے بعض یہ شکائت کیوں کرتے ہیں۔ کہ جب آپ نے ہمیں معاف کر دیا۔ تو پھر اس فہرست میں ہمارا نام کیوں نہ آئے۔ یہ

محض نفس کا دھوکا

ہے۔ ایک شخص وعدہ کرتا جائے۔ اور معافی لیتا جائے۔ تو کیا وہ ثواب کا مستحق ہو جائے گا۔ معافی کے معنی تو صرف یہ ہیں۔ کہ وہ گناہ سے بچ جائے اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ثواب کا بھی مستحق ہو جائے گا۔ ثواب تو قربانی کے نتیجہ میں ہی مل سکتا ہے۔ ہاں اگر واقعی کسی ایسے شخص کے دل میں قربانی کا جذبہ ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ لیکن ہماری فہرست میں وہ کسی طرح نہیں آسکے گا۔ تو یہ محض نفس کا دھوکا ہے۔ کہ ہم وعدہ کر کے معافی لے لیں۔ تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کا فضل ہم پر نازل ہو جائے گا۔ ایسے ایک شخص کا خط پڑھ کر مجھے تو حیرت ہوئی۔ اس نے لکھا۔ کہ گزشتہ سال میں نے تیس روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکا۔ اس لئے وہ تو معاف کر دیں۔ اور آئندہ سال کے لئے میں چونکہ جانتا نہیں۔ کہ کس قدر ادا کرنے کے قابل ہو سکوں گا۔ اور کب ادا کر سکوں۔ اس لئے آئندہ سال کے لئے میرا وعدہ دس ہزار کا لکھ لیں۔ ایسا شخص جو جانتا ہے۔ کہ میں جو وعدہ کر رہا ہوں۔ اسے پورا نہیں کر سکوں گا اسے وعدہ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور پھر وہ قربانی کرنے والے مجاہدین کی فہرست میں شامل کیونکر ہو سکتا ہے۔ معافی کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ ایسا شخص وعدہ خلافی کے گناہ سے بچ جائے۔ یہ کیونکر ہو گیا۔ کہ وہ ثواب کا مستحق بھی ہو جائے۔ اور جو شخص معافی لیتا ہے۔ وہ یہ کس طرح فرض کر لیتا ہے۔ کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور پھر وہ مجاہدین کی فہرست میں کیونکر آسکتا ہے۔ فہرست میں تو وہی شخص آئے گا۔ جو

دس سالہ میعاد

کو پُورا کرے گا۔ اور انہی لوگوں کے ثواب کو لمبا کرنے کی ہم کوئی صورت کریں گے۔ تو اس فہرست میں وہی شامل ہوں گے۔ جو شرائط کے ماتحت اس تحریک میں حصہ لیتے رہیں گے۔ سوائے ان کے جو فوت ہو گئے۔ اور جب تک زندہ رہے۔ برابر شرائط کے ماتحت حصہ لیتے رہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ منھم من قضیٰ نحبہ۔ پس ایسا شخص جو زندگی میں برابر حصہ لیتا رہا۔ اور پھر فوت ہو گیا۔ وہ آخر تک شامل سمجھا جائیگا قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ دین کی خدمت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ وہ زندہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ وہ ان کے برابر ثواب پاتے ہیں۔ جو زندہ ہیں۔ اور نمازیں پڑھتے روزے رکھتے جہاد کرتے یا ثواب کے دوسرے کام کرتے ہیں۔ جو نیک کام وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اس کا ثواب ان کو برابر ملتا رہتا ہے۔ پس جو فوت ہو گئے۔ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں وہ دس سالہ میعاد میں شامل سمجھا جائے گا اس کی نیت کے مطابق اسے اجر ملیگا خواہ وہ ایک سال ہی دینے کے بعد فوت ہو گیا۔ مگر چونکہ اس کی نیت آخر تک شامل ہونے کی تھی۔ اس لئے اسے

نیت کا ثواب

مل جائے گا۔ بشرطیکہ جب تک وہ زندہ رہا شریک رہا ہو۔ ہاں جس نے زندگی میں اپنی مرضی سے ناغہ کر دیا وہ اس میں شامل نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ اس کی نیت ہی اس میعاد کو پورا کرنے کی نہ تھی۔ ہاں وہ شخص جو جب تک زندہ رہا ادا کرتا رہا۔ اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے پورا کر دیا۔ یا جن کی آمدنیوں میں کمی ہوئی۔ اور وہ چندہ میں شرائط کے مطابق کمی کرتے رہے۔ وہ بھی اس فہرست میں شمار ہوں گے۔ مثلاً وہ لوگ جو ملازمت سے پنشن پر آگئے۔ اور انہوں نے آمد میں کمی کے ساتھ

شرائط کے ماتحت چندہ میں کمی

کر دی۔ ان کی کمی کمی نہیں سمجھی جائے گی۔ یا وہ لوگ بھی جن کے متعلق کوئی ایسی صورت پیدا ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وُہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہی نہ رہے پہلے وُہ چندے دیتے رہے۔ مگر پھر ان کی مالی حالت ایسی خراب ہوگئی۔ کہ وُہ چندے دینے کے قابل نہ رہے۔ ان کے متعلق تحقیقات کر کے فیصلہ کرنا ہمارے اختیار میں ہوگا۔ جو لوگ ملازمت سے پنشن پر چلے گئے یا جنکی تجارت میں کمی واقع ہوگئی۔ انکی حالت تو ظاہر ہی ہے۔ اور اگر وُہ شرائط کے ماتحت چندے میں کمی کر دیں۔ تو ان کی کمی کو کمی نہیں سمجھا جائے گا۔ لیکن جو یہ کہیں۔ کہ ان کی مالی حالت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ وُہ حصّہ لینے کے قابل ہی نہیں رہے۔ ان کے متعلق تحقیقات کر کے فیصلہ کرنا ہمارے اختیار میں ہوگا۔ اس کے علاوہ

جو لوگ معافی لیتے ہیں۔

وُہ ادا کرنے والوں میں شامل نہیں سمجھے جاسکتے۔ وُہ تو صرف گناہ سے بچ سکتے ہیں

جو لوگ قواعد کے مطابق چندہ دیتے ہیں۔ ان کی بھی دو شقیں ہیں۔ ایک تو وُہ۔ جو ہر سال بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور دوسرے وُہ جنہوں نے چوتھے سال میں کمی کر دی۔ مگر پھر اس میں برابر زیادتی کرتے جاتے ہیں۔ یعنے بعض تو وُہ ہیں۔ جنہوں نے چوتھے سال میں کمی نہیں کی۔ ان کا دوسرے سال کا چندہ پہلے سے بڑھ کر۔ تیسرے کا دوسرے سے بڑھ کر۔ اور چوتھے کا تیسرے سے بڑھ کر تھا۔ اور پھر پانچویں کا چوتھے سے بڑھ کر تھا۔ خود میں نے بھی چوتھے سال میں کمی نہیں کی۔ مگر بعض وُہ ہیں۔ جنہوں نے چوتھے سال کمی کر دی۔ کیونکہ میں نے اس کی اجازت دی تھی۔ اور پھر پانچویں سال میں اس سے زیادہ چندہ دیا۔ کیونکہ اس وقت میں نے مکمل سکیم کا اعلان کر دیا تھا۔ اُن کی کمی کو کمی نہیں سمجھا جائے گا۔ اگر چوتھے سال کے بعد پانچویں میں انہوں نے زیادتی کر دی ہو۔ اور پھر آئندہ ہر سال کچھ نہ کچھ زیادتی کرتے چلے جائیں۔ یہ دونوں قسم کے لوگ سابقون میں شمار ہوں گے ؞

جنگ اور اس سے پیدا شدہ حالات اور خطرات کو ممکن ہے۔ بعض لوگ چندوں میں کمی کا مُوجب قرار دے لیں۔ مگر میرے نزدیک یہ کمی کا موجب نہیں۔ بلکہ

قربانی میں اضافہ کا مُوجب

ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جنگ ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ انسان کی زندگی اور اس کے آرام و آسائش کے سامان ناپائیدار ہیں۔ دیکھو۔ کس طرح آج کئی ممالک میں انسانی زندگی۔ اور آرام و آسائش ایک انسان کی وجہ سے خطرہ میں پڑی ہُوئی ہے انسانی زندگیوں کا اس طرح خاتمہ ہو رہا ہے جس طرح دانے بھُونے جاتے ہیں۔ سمندروں میں جہاز غرق ہو رہے ہیں۔ اور ان میں انسانی جانیں بے دریغ ضائع ہو رہی ہیں۔ ابھی خشکی پر جنگ باقاعدہ شروع نہیں ہوئی۔ خشکی پر جنگ کے وقت ایسے عظیم الشان لشکروں میں بعض دفعہ پانچ پانچ۔ اور دس دس ہزار انسان روزانہ مرتے ہیں۔ اور یہ نہایت مہیب نظارہ ہے ؞

بے شک بیماریوں میں بھی لوگ مرتے ہیں۔ مگر ان میں زیادہ تر لوگ وُہ ہوتے ہیں۔ جو ایسی حالت کو پہونچے ہُوئے ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ ہینگ ہگتے ہیں۔ لیکن جنگ میں ملک کے چیدہ نوجوان مارے جاتے ہیں۔ اور ایسے جوان جن سے نسلیں چلتی ہیں۔ گویا ملک کے چمن کے چیدہ پھُول مسلے جاتے ہیں۔ اور صرف پتّے اور ٹہنیاں لٹکتی ہُوئی رہ جاتی ہیں۔ غرض

بیماری اور جنگ کی موت میں بڑا فرق

ہوتا ہے۔ بیماری میں پچاس فیصدی ایسے انسان مرتے ہیں۔ جو اپنی عمر گزار چکے ہوتے ہیں۔ ۲۵-۳۰ فیصدی عورتیں یا بچے ہوتے ہیں۔ اور ۱۵-۲۰ فیصدی نوجوان بھی ہوتے ہیں۔ مگر جنگ میں مارے جانے والے سَو فیصدی جوان ہوتے ہیں۔ اور ایسے جوان جن پر ملک کو ناز ہوتا ہے۔ اور جو ملک اور قوم کی ترقی کا موجب ہونے والے ہوتے ہیں۔ گویا جنگ میں ملک کی جان نکال کر اسے سل دیا جاتا ہے اور یہ موت نہایت دردناک ہوتی ہے مگر پھر بھی دیکھو۔ کس طرح لوگ اپنی جانیں جنگ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مائیں کس طرح اپنے بیٹوں کو نکال کر باہر پھینک دیتی ہیں۔ اور پھر جب وُہ مارے جاتے ہیں۔ تو بسا اوقات ان کو رونے کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔ جرمنی میں اب یہ قانون بنا دیا گیا ہے کہ کسی عزیز کی موت پر جو جنگ میں مارا جائے۔ رونا پیٹنا یا رنج کے آثار ظاہر کرنا جُرم ہے۔ اور جو ایسا کرے۔ اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے یہ کتنے دُکھ کی بات ہے۔ کہ کسی کا جوان بیٹا مارا جائے۔ اور اُسے چند سنٹ غم کا اظہار کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔ بے شک بعض لوگ ایسے مواقع پر بہادری کا ثبوت بھی دیتے ہیں۔ اور رنج و غم کے آثار ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ مگر ایسی مثالیں بہت شاذ ہوتی ہیں۔ گزشتہ جنگ کے واقعات میں سے ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کی

ایک اسّی سالہ بوڑھی عورت

کا صرف ایک ہی جوان بیٹا تھا۔ اس کے سوا اس کا کوئی نہ تھا۔ وُہ جنگ میں مارا گیا۔ وزیر جنگ نے اُسے یہ خبر سُنانے کے لئے بُلایا۔ جن لوگوں کو زیادہ صدمہ ہو ان کے ساتھ زیادہ ہمدردی کا اظہار اور عزت کرنے نیز تسلی و تشفی دینے کے لئے جرمنی نے یہ اصُول مقرر کیا تھا۔ کہ وزیر جنگ خود بُلا کر انہیں ان کے غم سے آگاہ کرتا تھا۔ اور تسلی دیتا تھا۔ اس عورت کا بھی چونکہ یہی ایک لڑکا تھا۔ اس لئے وزیر جنگ نے اُسے بلایا۔ کہ یہ اندوہناک خبر سنائے۔ ایک امریکن اخباری نامہ نگار نے لکھا۔ کہ اس بڑھیا کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے کبڑی ہو رہی تھی۔ مگر جب وُہ یہ خبر سُنکر دفتر جنگ سے باہر نکلی۔ تو اس نے اپنی کمر کو ہاتھ سے سیدھا کیا۔ اور ایک مصنوعی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ کہ کیا ہُوا۔ میرا لڑکا مارا گیا۔ وُہ ملک کی خاطر مارا گیا ہے۔ اس وقت اظہارِ غم ممنوع نہ تھا۔ لوگ اس کی حالت پر رو رہے تھے مگر وُہ ہنستی تھی۔ صحابۂ کرام میں اس بہادری کی مثالیں بہت کثرت سے ملتی ہیں۔ دُنیوی لوگوں میں تو کروڑوں لوگوں اور سینکڑوں ملکوں میں سے ایک آدھ ایسی مثال مل سکیگی۔ مگر چند ہزار صحابہ میں سینکڑوں مثالیں ہیں۔ کیسی اعلےٰ درجہ کی وُہ مثال ہے۔ جو ایک عورت سے تعلق رکھتی ہے اور جسے میں نے پہلے بھی بارہا سنایا ہے۔ اور جو اس قابل ہے کہ ہر مجلس میں سنائی جائے۔ اور اسکی یاد کو تازہ رکھا جائے۔

بعض واقعات ایسے شاندار ہوتے ہیں۔ کہ بار بار سُنائے جانے کے باوجود پُرانے نہیں ہوتے ایسا ہی واقعہ اس عورت کا ہے جس نے جنگ احد کے موقعہ پر مدینہ میں یہ خبر سنی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ اور وُہ مدینہ کی دوسری عورتوں کے ساتھ گھبرا کر باہر نکل آئی۔ اور جب پہلا سوار احد سے واپس آتا ہُوا اسے نظر آیا۔ تو اس نے اس سے دریافت کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا۔ تمہارا خاوند مارا گیا ہے اس نے کہا۔ کہ میں نے تم سے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا ہے۔ اور تم میرے خاوند کی خبر سناتے ہو۔ اس نے پھر کہا۔ کہ تمہارا باپ بھی مارا گیا ہے۔ مگر اس عورت نے کہا۔ کہ میں تمہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں۔ اور تم باپ کا حال بتا رہے ہو۔ اس سوار نے کہا۔ کہ تمہارے دونوں بھائی بھی مارے گئے۔ مگر اس عورت نے پھر یہی کہا۔ کہ تم میرے سوال کا جواب جلد دو۔ میں رشتہ داروں کے متعلق نہیں پوچھتی۔ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں۔ اس صحابی کا دل چونکہ مطمئن تھا۔ اور وُہ جانتا تھا۔ کہ آپ بخیریت ہیں۔

۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک خاص رعایت
ہر قسم کے سویٹر، مفلر، اونی۔ اور لیڈی کوٹ۔ بنیان وغیرہ
خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ انارکلی لاہور کی دوکان سے خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے اس کے نزدیک اس عورت کے لئے سب سے اہم سوال یہی تھا۔ کہ اس کے متعلقین کی موت سے اسے آگاہ کیا جائے۔ مگر اس عورت کے نزدیک سب سے پیاری چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ اس لئے اس نے اسے جھڑک کر کہا کہ تم میرے سوال کا جواب دو اس پر اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خیریت سے ہیں۔ یہ سنکر اس عورت نے کہا۔ کہ جب آپ زندہ ہیں تو پھر مجھے کوئی غم نہیں خواہ کوئی مارا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ اس مثال کے سامنے اس بڑھیا کی مثال کی کوئی حقیقت نہیں جس کے متعلق خود نامہ نگار کو اعتراف ہے۔ کہ اس کا دل غم کے بوجھ سے دبا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ وہ دل میں رو رہی تھی۔ مگر یہ صحابیہ تو دل میں بھی خوش تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔ اس عورت کے دل پر تو صدمہ ضرور تھا۔ گو وہ اسے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مگر اس کے تو دل پر بھی کوئی صدمہ نہ تھا۔ اور یہ ایسی شاندار مثال ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ اور بتاؤ اگر ایسے لوگوں کے متعلق یہ نہ فرمایا جاتا۔ کہ منھم من قضی نحبہ تو دنیا میں اور کونسی قوم تھی جس کے متعلق یہ الفاظ کہے جاتے۔ میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں۔ تو میرا دل اس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے۔ اور میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں اس مقدس عورت کے دامن کو چھوؤں اور پھر اپنے ہاتھ آنکھوں سے لگاؤں کہ اس نے میرے محبوب کے لئے اپنی محبت کی ایک بے مثل یادگار چھوڑی ہے۔

پھر اسی احد کا ایک واقعہ ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر مشہور ہوئی۔ تو اس وقت حضرت انس کے چچا مالک بن نظر یا نظر بن مالک مجھے اس وقت نام اچھی طرح یاد نہیں کھجوریں کھا رہے تھے۔ انہیں اطمینان تھا کہ فتح ہو چکی ہے۔ اس لئے میدان سے پرے چلے گئے تھے۔ اور چونکہ بھوکے تھے کچھ کھجوریں جو ان کے پاس تھیں۔ ان کے کھانے میں مشغول ہو گئے تھے۔ جب ٹہلتے ٹہلتے میدان جنگ کے قریب ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عمر ایک چٹان پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت مالک نے حیرت سے دریافت کیا۔ کہ عمر یہ رونے کا کونسا موقعہ ہے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی ہے۔ اور تم رو رہے ہو۔ حضرت عمر نے جواب دیا۔ کہ تمہیں معلوم نہیں۔ فتح کے بعد کیا ہوا۔ دشمن نے پھر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت مالک نے یہ بات سنی تو اس وقت آخری کھجور ان کے ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے کہا کہ عمر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالےٰ کے حضور پہونچ چکے ہیں۔ تو ہم نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔ جہاں آپ گئے وہیں ہمیں پہونچنا چاہیئے۔ خدا کی قسم میرے اور جنت کے درمیان اس کھجور کے سوا اور کوئی چیز نہیں یہ کہتے ہوئے اس کھجور کو پھینک دیا۔ اور تلوار لے کر میدان میں جا گھسے۔ دایاں ہاتھ کاٹا گیا۔ تو بائیں سے تلوار پکڑ کر لڑتے رہے۔ وہ بھی کٹ گیا تو مونہہ میں پکڑ لی۔ اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اور جنگ کے بعد جب دیکھا گیا تو جسم پر ستر زخم تھے۔ اور جسم کے کئی ٹکڑے کٹ کر الگ ہو گئے تھے۔ مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ آیت منھم من قضی نحبہ انہی کے متعلق تھی گو یہ درست نہیں۔ بلکہ یقیناً یہ آیت اور بہت سے صحابہ کے متعلق بھی تھی۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ صحابی اس کے اولین مستحقین میں سے تھے۔

پھر اسی احد کا اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے۔ لوگ جب مرنے لگتے ہیں جب اپنا آخری وقت دیکھتے ہیں تو اگر کوئی سامنے آئے تو یہی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے گھر والوں کو سلام کہنا اس اس طرح ہمارے دکھ اور غم کا ان سے اظہار کرنا۔ لیکن جنگ احد میں جب صحابہ کو دوبارہ فتح ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ دیکھو کون کون شہید یا زخمی ہوئے ہیں۔ ایک صحابی کا بیان ہے۔ کہ میں نے تلاش کرتے ہوئے مدینہ کے ایک انصاری کو دیکھا کہ بری طرح زخمی ہے۔ اور نزع کی حالت میں ہے۔ میں نے اسے سلام کہا اور پوچھا کہ کوئی پیغام چاہو تو دے دو۔ یہ سنکر اس کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور اس نے کہا میں اسی انتظار میں تھا کہ کوئی بھائی ادھر آنکلے۔ تو اس کے ذریعہ پیغام بھجوا دوں تم آگئے ہو۔ اب میرے ہاتھ میں ہاتھ دے کر وعدہ کرو۔ کہ میرا یہ پیغام ضرور پہونچا دوگے۔ اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔ کہ میرے رشتہ داروں سے کہنا کہ جب تک ہم زندہ تھے خدا تعالےٰ کی امانت یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہمارے سپرد تھی۔ اس کی اپنی جانوں سے حفاظت کرتے رہے۔ اب ہم دنیا سے جاتے ہیں۔ اور یہ امانت اب تمہارے سپرد ہے۔ اور میری آخری وصیت تم کو یہ ہے۔ کہ رسول کریم کے وجود کی قدر کرنا۔ اور اپنی جانوں کو قربان کر کے آپ کی حفاظت کرنا۔ دیکھو اس وقت اس صحابی کو یہ فکر نہیں ہوا۔ کہ میری اولاد اور رشتہ داروں کو روٹی دے کر زندہ کون رکھے گا۔ بلکہ یہ فکر تھا۔ کہ وہ اس موت سے نہ بھاگیں۔ جو ہم نے قبول کی ہے۔ اب بتاؤ کونسا ایسا ملک اور کونسی ایسی قوم ہے۔ جو کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکے۔ یہ تین واقعات ہی ایسے ہیں۔ کہ دنیا کی تاریخ کے تمام صفحات بھی ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ دنیا کی تاریخ ہزاروں ملکوں ہزاروں قوموں اور ہزاروں بادشاہوں اور کروڑوں فوجیوں پر پھیلی ہوئی ہے اور صحابہ کی چھوٹی سی جماعت میں ایسی ہزاروں مثالیں ہیں۔ در اصل ایسی قربانیاں ہی ہیں جو قوموں کو بڑھاتی ہیں۔

غرض اس

جنگ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے

کہ دنیا فانی ہے۔ صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہی غیر فانی ہے۔ اور اسی سے تعلق پیدا کرنا انسان کے لئے نفع مند ہو سکتا ہے۔ باقی دنیوی جاہ وجلال اور جائداد و اموال کی کوئی حیثیت نہیں۔ دیکھ لو یہودیوں کے پاس کتنی جائدادیں تھیں۔ مگر ہٹلر نے حکم دیا اور سب کی سب ضبط ہو گئیں۔ پس اس جنگ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اور قربانیاں کریں۔ اگر دنیاوی امن کے لئے ایسی عظیم الشان قربانیاں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ان جنگوں میں محبان وطن کر رہے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کی خاطر قربانیوں کا معیار کس قدر بلند ہونا چاہیئے اور جو یہ قربانیاں نہیں کرتے۔ وہ کس طرح دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ سے محبت ہے۔ پس یہ حالات قربانی میں کمی کے بجائے اضافہ کا موجب ہونے چاہئیں۔

یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی ان کو بھی دور کرے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہونگے تو آسمان سے خدا تعالےٰ اسکو برکت دیگا اور مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالےٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس

چھٹے سال کی تحریک کا اعلان

کرتا ہوں۔ اور اس کے نئے وعدہ کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء مقرر کرتا ہوں اور جن لوگوں نے ابھی گزشتہ سال کا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا جنکے ذمہ بقائے ہیں انکو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ادائیگی کیطرف جلد متوجہ ہوں۔ کیونکہ بوجھ جتنا زیادہ ہوتا جائے گا۔ اتنا ہی دل پر زنگ لگتا جائیگا۔ اور ادائیگی میں اتنی ہی مشکل پیدا ہوتی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تمہارے دلوں میں دین کی خدمت کے لئے خود الہام کرے۔ اور اعلےٰ قربانیوں کی توفیق دے۔ اللھم آمین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ خلافت جوبلی

پروگرام جلسہ

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز منگل

اجلاس اوّل

وقت — نام مضامین و مقرر

۱۰ تا ۱۰-۱۰ — تلاوت قرآن کریم

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۴۰ — افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و دُعا

۱۰-۴۰ تا ۱۱-۲۰ — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے فضائل۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے

۱۱-۲۰ تا ۱۲ — اسلامی نظام اور حکومت کی ترقی کا خلافت سے تعلق۔ عبدالرحیم درد

۱۲ تا ۱۲-۵ — نظم

۱۲-۵ تا ۱۲-۵۰ — اسلام میں خلافت کا نظام۔ اس کی حقیقت اور ضرورت۔ { صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ اے آکسن پرنسپل جامعہ احمدیہ

۱۲-۵۰ تا ۱-۳۰ — خلافت اور مسیحی پاپائیت۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انگلستان وامریکہ۔

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۳-۴۵ — جماعت احمدیہ کے عقائد جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان

۳-۴۵ تا ۳-۵۰ — نظم

۳-۵۰ تا ۴-۳۰ — سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر ایک نظر { حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔

۴-۳۰ تا ۵ — اسلام بزمانہ خلافت اور بعد از زمانۂ خلافت (مختلف زمانوں کے نقشے دکھائے جائیں گے) { جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر مبلغ انگلستان وافریقہ۔

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۳۹ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

۱۰ تا ۱۰-۲۰ — تلاوت و نظم

۱۰-۲۰ تا ۱۱-۲۰ — خلافت ثانیہ کے برکات { جناب مولوی ابوالعطاء صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ مصر و فلسطین

۱۱-۲۰ تا ۱۲-۲۰ — اسلامی خلافت اور ڈکٹیٹرشپ میں فرق { جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

۱۲-۲۰ تا ۱۲-۳۰ — نظم

۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰ — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل آف وزیرآباد

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۳ — تلاوت قرآن کریم و نظم

تین بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی۔

نوٹ:- ۵½ بجے شام سے صبح ۷ بجے تک منارۃ المسیح پر چراغاں ہوگا۔

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۳۹ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰ — جلوس کی شکل میں تمام جماعتیں اپنی اپنی فرودگاہ سے اپنے اپنے جھنڈے کے ساتھ مناسب اشعار پڑھتی ہوئی اور حمد کے گیت گاتی ہوئی جلسہ گاہ تک پہنچیں گی۔ (کوئی مشترکہ جلوس نہ ہوگا بلکہ جماعتیں الگ الگ جلوس کی صورت میں اپنی اپنی قیام گاہ سے جلسہ تک آئیں گی)

۱۰-۳۰ تا ۱۱ — تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۱۱ تا ۱۱-۳۰ — حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ احمدیہ جھنڈا لہرائیں گے۔

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ — حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ایڈریس ہائے تہنیت پیش ہوں گے۔

۱۲-۳۰ تا ۱۲-۴۰ — حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت جوبلی کی خوشی میں حضور کے خدام کی طرف سے ناچیز پیشکش (بذریعہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب)

۱۲-۴۰ تا ۱-۳۰ — جواب ایڈریس ہائے از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۳ — تلاوت قرآن کریم و نظم

تین بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر شروع ہوگی۔

چوتھا دن ۲۹ دسمبر ۳۹ء بروز جمعہ

آخری اجلاس

۱۰ تا ۱۰-۱۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۵۵ — خلافت اور شیعہ امامت جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل

۱۰-۵۵ تا ۱۱-۴۰ — جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جناب مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین

۱۱-۴۰ تا ۱۱-۴۵ — نظم

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۱۵ — تمدن اسلام جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

۱۲-۱۵ تا ۱ — سلسلہ خلافت نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا کیا نقصانات پہنچے ہیں { جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

۱ تا ۱-۳۰ — اختتامی تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و دعا ؛

(خاکسار۔ عبدالرحیم درد ایم۔ اے سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم چندہ تحریک جدید کس طرح پر کرنا چاہئے

تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانی کے خطبہ کے ساتھ تحریک جدید کا فارم بھیجا جا رہا ہے۔ یہ فارم سادہ اور آسان ہے۔ تاہم احباب سمجھ لیں۔ کہ خانہ نمبر اول میں تحریک جدید میں حصہ لینے والے کا پورا پتہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ ضرورت کے وقت خط و کتابت ہو سکے بعض احباب اس خانہ میں صرف اپنا نام لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ پورا پتہ ہونا چاہیئے۔

خانہ نمبر ۲ میں وہ رقم لکھنی چاہیئے جس کا گذشتہ سال یعنی سال پنجم میں آپ نے وعدہ کیا تھا۔

خانہ نمبر ۳ میں سالِ رواں یعنی سال ششم کے وعدے کی وہ رقم لکھنی چاہیئے جو آپ اب دینا چاہتے ہیں۔

خانہ نمبر ۴ میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اگر آپنے اپنی سال ششم کی موعودہ رقم قسط وار ادا کرنا ہو تو قسط کس مہینے سے شروع ہوگی اور کتنی رقم ہے۔ اگر کسی مہینے میں ادا کرنا ہے۔ تو لکھ دیں کہ فلاں مہینے میں ادا کر دی جائے گی کئی سال کا عملی تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ جو احباب ادائیگی کا وقت معین نہیں کرتے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر یعنی نومبر میں ادا کر دیں گے۔ وہ وقت معین نہ کرنے کی وجہ سے آخری مہینے میں بھی ادا نہیں کر سکتے اور پھر ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لیکن جو دوست کوئی مہینہ مقرر کر دیتے ہیں یا قسط وار ادا کرتے ہیں وہ پچانویں فی صدی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پس دوستوں کو اس خانے میں وقت کا تعین کر دینا چاہیئے۔

(۲) دوسری بات احباب کو یہ یاد رہے۔ کہ یہ خطبہ ہر جماعت میں سنایا جانا چاہیئے اور فارم کی خانہ پری کر کے براہ راست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور وعدے پیش کرنے چاہئیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مولوی محمد علی صاحب سے خطاب

اخبار الفضل مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۳۹ء سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ الہام "آپ بھی صالح تھے نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" عالم برزخ کا قول ہے۔ اور حضرت صاحب موت کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں"

ہم بھی مولوی صاحب کے اس قول سے متفق ہیں۔ لیکن روحانی کا لفظ بڑھا کر۔ کیونکہ اس الہام میں مولوی صاحب کی روحانی موت کی پیشگوئی ہے۔ یہ الہام جو شائع ہو چکا ہے۔ دوسروں کے لئے اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے کہ اس میں پیشگوئی ہو۔ ورنہ جنت میں تو جماعت کے ہر ایک صالح اور نیک احمدی کو حضور فرمائیں گے کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ" مولوی محمد علی صاحب کی اس میں کیا خصوصیت ہے بلکہ وہاں تو اس بات کے کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ سب احمدی جنت میں حضور کے پاس ہی ہونگے۔ پس یقیناً یہ الہام مولوی محمد علی صاحب کی اس دنیا کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد علی صاحب کی روحانی موت کے بعد ان کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ شروع میں جب آپ اس سلسلہ میں داخل ہوئے تو صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ اب تمہیں کیا ہو گیا کہ مخالف ہو گئے۔ اور ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تمہیں چاہیئے کہ مخالفت چھوڑ دو اور مثل سابق ہمارے ساتھ مل جاؤ۔

لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے کہ یہ الہام آخرت کے متعلق ہے تو اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اور احمدی تو جنت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہلے سے موجود ہونگے۔ مگر مولوی صاحب کچھ مدت بعد اپنی مخالفت کا زنگ دور کرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو یاد دلائیں گے کہ شروع میں تو آپ صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے"! لیکن پھر کیوں بگڑ گئے۔ خیر مضیٰ ما مضیٰ چونکہ آپ مخالفت کا ثمرہ بھگت چکے ہیں اور اب نجات پا چکے ہیں اس لئے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ"

پس اگر مولوی محمد علی صاحب کا بھی یہی خیال ہے۔ اور اسی خیال سے انہوں نے لکھا ہے کہ موت کے بعد مجھ سے کہا جائے گا تو درست ہے۔ کیونکہ آخرت میں آخرکار سب کی نجات ہو جائے گی۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب ثابت کریں کہ آخرت میں ان کو خصوصیت سے مخاطب کرنے کا کیا باعث ہے

(حافظ سلیم احمد اٹاوی)

علمی مرکزوں کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روایت سیرت المہدی میں درج ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے" حضور کے اس ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام احباب کو آپ کی کتابوں کے پڑھنے کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ تمام بڑی بڑی جماعتیں اپنے ہاں ایک مکمل لائبریری قائم کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تمام کتب موجود ہوں۔ چھوٹی جماعتیں اس تحریک میں اس طرح حصہ لے سکتی ہیں کہ چند ایک نزدیک کی جماعتیں مل کر ایک جگہ لائبریری قائم کر لیں۔ اور اس سے تمام احباب فائدہ اٹھائیں۔ جن جماعتوں میں پہلے سے لائبریری قائم ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اسے مکمل کریں اور ایک کتاب کے کئی نسخے اس میں رکھیں

اس طور پر جماعتوں میں لائبریریوں کے قائم ہونے سے تبلیغ کے کام میں بہت سہولت پیدا ہوگی اور جلسہ اور مناظرہ کے وقت مرکز سے جو کتابیں منگوانی پڑتی ہیں اس کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

اس وقت بک ڈپو تالیف و اشاعت نے خلافت جوبلی کی وجہ سے کتابوں کی قیمتوں میں بہت رعایت کر دی ہے پس احباب جماعت اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے ہاں لائبریری قائم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس کتب کی اشاعت کا موجب بنیں۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

تازہ بتازہ نو بنو
عرقِ ماء اللحم انگوری دو آتشہ
جڑی بوٹیوں۔ طیور و میوہ جات کا لطیف خوشرنگ خوشبودار جوہر!

قیمت:۔
فی بوتل (۲۰ خوراک) ...
دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا
جواں کرتا ہے بوڑھوں کو یہ ماء اللحم انگوری
رفیق تندرستی ہے یہ ماء اللحم انگوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبلی فنڈ اور عہدیداران جماعت ہائے مقامی کا فرض

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ امسال جلسہ سالانہ پر خلافت جوبلی منائی جائے گی۔ جس میں اب ایک مہینے سے کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں مجوزہ رقم تین لاکھ کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔ جوبلی فنڈ کی وصولی اب تک قریباً دو لاکھ تک ہوئی ہے اس لئے عہدیداران جماعت ہائے مقامی کا فرض ہے۔ کہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مزید وعدے لیں۔ اور وصولی کریں۔ جن احباب نے اپنی حیثیت سے کم چندہ دیا ہے۔ ان سے مزید رقم وصول کریں۔ اور جلد مرکز میں بھجوائیں۔ عہدیداران جماعت ہائے مقامی کو چاہئے۔ کہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن جد وجہد کریں۔ اور ہر ممکن تدبیر کو استعمال میں لائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنیوالوں کی فہرست

(۱)

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جن اصحاب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا انہیں چاہئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

خان بہادر احمد اللہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۳۰۰۰/۰
خان بہادر محمد دلاور خان صاحب	۱۰۰۰/۰
اے۔ کے چوہدری،	۵۰۰/۰
چوہدری حمید اللہ صاحب ڈیرہ غازیخان	۱۸۰/۰
" سلطان علی صاحب "	۱۰۰/۰
مولوی محمد عثمان صاحب "	۷۰/۰
ملک عزیز محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۶۲/۰
غلام رسول صاحب	۱۲/۰
دیگر احباب	۵۳/۰
چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار معہ دختر ملتان	۱۱۰/۰
ملک بشیر محمد صاحب مجوکہ "	۵۵/۰
عبد اللہ خان صاحب ٹھیکہ دار "	۵۰/۰
میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب "	۵۰/۰
سید نذیر حسین شاہ صاحب معہ اہلیہ "	۴۰/۰
شیخ محمد حسین صاحب معہ اہلیہ "	۳۰/۰
میاں عبد الرؤف صاحب "	۲۶/۰
میاں اللہ دتہ صاحب شتر سوار "	۲۲/۰
دیگر احباب	۱۴۴/۰

(باقی)

نتیجہ امتحان درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ (مبلغین کلاس) ۱۹۳۹ء

جن امیدواران کے نام شائع نہیں ہوئے وہ فیل ہیں۔

(۱)	مولوی شریف احمد صاحب امینی	۹۰۵/۱۳۰۰	پاس
(۲)	مولوی بشیر احمد صاحب مبشر	(انٹرویو)	کمپارٹمنٹ
(۳)	سید اعجاز احمد صاحب	(انگریزی)	"

جو امیدوار کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ ان کا امتحان تین ماہ کے بعد دوبارہ ہوگا

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

عشرہ مبشرہ

جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کے لئے بشارت دی تھی اور فرمایا تھا کہ وہ جنتی ہوں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے متعلق بشارت دی ہے۔ کہ وہ یقیناً جنتی ہوں گے۔

چنانچہ فرماتے ہیں "چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

پس احباب کو وصیت کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ اور اپنی زندگی میں جنت حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ عہدیداران جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور جلسہ سالانہ پر کثرت سے احباب کو وصیت کے لئے تیار کر کے لائیں۔ اور یہاں ان سے وصایا کرائیں۔ ہمارا دعوے ہے۔ کہ ہماری جماعت دس لاکھ سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن وصیت کرنے والوں کا نمبر ابھی تک بمشکل پانچ ہزار تک پہنچا ہے۔ پس جلد از جلد وصیت کر کے حقیقی بہشتی بنیں۔ اور پھر وصیت کرنا سچے ایماندار ہونے اور منافق نہ ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ اور جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین"

اور جن کے دلوں میں نفاق ہوتا ہے۔ ان کو کس طرح وصیت سے خارج کرا دیتا ہے۔ اس کا ثبوت عام طور پر ہمارے مشاہدہ میں آتا رہتا ہے۔ پس وصیت کرنے میں جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے کیونکہ اپنی موت کے وقت کا کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کب آجائے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

شکر گذاری کا اظہار

میں کئی سال سے سیلان الرحم یعنی رحم سے رطوبت بہنے کے نامبارک عارضہ میں مبتلا تھی ابتداءً تو کچھ خیال نہ کیا مگر جب تکلیف بڑھ گئی تو پہلے اپنے شہر کے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا پھر دہلی لاہور وغیرہ کئی شہروں سے اشتہاری دوائیاں منگوائیں لیکن فائدہ بالکل نہ ہوا سیلان کی شکایت روز بروز بڑھتی گئی کچھ عرصہ بعد یہ حال ہوا کہ ہر وقت سر درد کمر درد رہنے لگی اٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا سیڑھیاں چڑھتی یا چند قدم چلتی تو سانس پھول جاتا اور دل زور زور سے دھڑکنے لگ جاتا پنڈلیوں میں درد شروع ہو گیا۔ ماہواری ایام بالکل بے قاعدہ ہو گئے کبھی اندازہ سے زیادہ آجاتے اور کبھی بہت کم اور درد سے آتے مقوی غذائیں کھانے کے باوجود کمزوری بڑھتی گئی پانچ سال شادی پر گذر گئے اولاد کی امید جاتی رہی کہ خوش قسمتی سے میرے شوہر نے ایک بہن کا شکر گذاری کا خط کسی اخبار میں پڑھکر مبلغ دو روپے حکیم ابو الضیاء شیخو پورہ ۵۰ سرکلر روڈ لاہور کو بھیجدیئے اور میرے واسطے ۴۲ یوم کی دوا جو معجون بیبا رکھی تھی تین روپے کے وی پی سے گھر بیٹھے منگوائی۔ اس دوائی پر ہمارے صرف پانچ روپے چار آنے (دو روپے دوائی کی قیمت اور سوا تین روپے محصولڈاک) خرچ آئے ناظرین خدا کو حاضر ناظر جان کر یقین کریں کہ اس خوشذائقہ دوا کو چند یوم استعمال کرنے کے بعد میری تمام شکایات دور ہونی شروع ہو گئیں ۴۲ یوم کے بعد مجھ میں پوری طاقت اور چستی آگئی اور میں پھر سے جوان اور خوبصورت بن گئی اب میں ایک بچہ کی ماں ہوں (رضیہ سلطانہ بنارس) ناظرین مفت دوائی منگوانیکا پتہ یہ ہے حکیم ابو الضیاء شیخو پوریہ ۵۰ سرکلر روڈ لاہور